کاش کوئی یوں بھی سوچتا!

صدائے ولائت۔حسنین

بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کوانتخابات میں اُنکا حق رائے دہی دینے کیلئے جو کچھ پاکستان میں ہورہا ہے اُسے آسان لفظوں میں کچھ یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ ''ایک صاحب نے ایک ضروری محفل میں شرکت کرنے کیلئے پنڈی سے لاہور جانا تھا۔کُل میسر وقت قریب چار گھنٹے تھا۔بے چارے صاحب نے ایک کرم فرما سے سواری کا بندوبست کرنے کی درخواست کی۔کرمافرما فوراً تانگہ لے کر دروازے پر آن پہنچے۔بے چارے صاحب ممنون بھی ہوئے اور مناسب سواری نہ ہونے کے باعث اُنکا، لاہور جانا منسوخ بھی ہوگیا۔یعنی اُن کے کرم فرما نے اُنکا کام بھی کردیا اور کام تمام بھی کردیا'' یہی ہوا الیکشن کمیشن کے ساتھ اس تمام معاملے میں۔

بجائے اس بحث میں پڑنے کے کہ سپریم کورٹ نے کیا کیا۔الیکشن کمیشن نے کیا کردار ادا کیا اور نادرا نے بحثیت ادارہ کیا طریقہ بتایا کہ تمام بات ہی گول ہوگئی۔آیئے دیکھتے ہیں کہ کیا یہ ممکن تھا اور اگر ممکن تھا تو کس طرح کیا جاتا کہ اس مختصر وقت میں یہ کام بخوبی ہوجاتا۔

الیکشن کمیشن کو چاہیے تھا کہ سپریم کورٹ سے احکامات ملتے ہی ایک بہترین دماغ کے حامل کو اس انتہائی اہم کام کی ذمہ داری سونپتی۔وہ صاحب پھر متعلقہ اداروں، فارن آفس، نادرا، امیگریشن اینڈ سپورٹ وغیرہ سے رابطہ کرکے لاجسٹکس کا بندوبست کرتے۔پہلے مرحلے میں فوری طور پر الیکشن کمیشن کی ویب سائٹ پر ایک صفحے کا اضافہ کیا جاتا اور غیر ممالک میں مقیم لوگوں سے ایک اشتہاری مہم کے ذریعے یہ درخواست کی جاتی کہ جناب اس ویب سایٹ پر جائیں اپنا نائیکوپ کا نمبر ڈالیں اور یہ تصدیق کرلیں کہ الیکشن کمیشن کے پاس آپ کے حلقے کا صحیح اندراج ہے یا نہیں۔ظاہر ہے فوری طور پر شکایات اور اُن کے ازالے کا طریقہ کار بھی وضع کرنا ہوتا ہے۔یہاں پر آن لائن شکائت یا پھر کال سنٹر کے ذریعے شکایات کے اندراج اور ازالے کے طریقہ کار کرنے کی ضرورت تھی۔یہ کام انتخابات کی تاریخ سے تین دن پہلے تک کیا جاتا۔اس دوران اُمیدواروں کی تفصیلات بھی اسی صفحے پر شائع کردی جاتیں۔یعنی وقت کے ساتھ ساتھ لوگ اپنا NICOP نمبر ڈالتے تو اُنھیں اُن کا متعلقہ حلقہ اور حلقے میں موجود اُمیدواروں کی معلومات میسر آجاتی۔اب آتے ہیں اس کے دوسرے مرحلے پر کہ جناب آخر کار ووٹنگ ہوگی کیسے۔تو جناب یہاں پر ہمارے پاس بے تحاشا ممکنات ہیں۔جن میں سے صرف ایک کا یہاں ذکر کررہا ہوں۔

عام انسان کیلئے اُس کے مالی معاملات اُس کی زندگی میں انتہائی ضروری ہوتے ہیں اور آج کی جدید دُنیا میں یہ تمام معاملات انٹرنیٹ پر بخوبی انجام دیئے جارہے ہیں اور یہ انتہائی محفوظ بھی ہیں۔بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی 90 فیصد آبادی اُن ممالک میں مقیم ہے جہاں انٹرنیٹ انتہائی قابل اعتبار اور اچھی رفتار کے ساتھ موجود ہے۔تو ہونا کچھ یوں چاہیے کہ الیکشن کمیشن یہ اعلان کردے کہ جناب اگر آپ ووٹ ڈالنا چاہتے ہیں تو یا تو قریب ترین سفارت خانے میں چلے جایئے نہیں تو ایک خاص طے شدہ معیار کا کمپیوٹر مع کیمرہ اور انٹرنیٹ موجود ہونا چاہیے (اصل ضرورت ایک مناسب کوالٹی کے کیمرے اور بہتر انٹرنیٹ کنکشن کی ہے) سفارت خانے میں آنے والے اپنا NICOP دکھائیں اور وہاں موجود کمپیوٹر پر اپنا NICOP نمبر ڈال کر اپنے متعلقہ حلقے میں ووٹ ڈال دیں۔جو لوگ سفارت خانے نہیں

جاسکتے وہ الیکشن کمیشن کی ویب سائٹ پر آئیں اُن کی تصویر اُن کے کیمرے اور انٹرنیٹ کے ذریعے الیکشن کمیشن کے پاس آئے گی اور الیکشن کمیشن نادرا کی مدد سے Facial Recognition کے ذریعے یہ فیصلہ کرے کہ آیا یہ بندہ NICOP ہولڈر ہے چونکہ یہ رئیل ٹائم ہوگا۔ اسلئے جعلسازی قریب ناممکن ہے ایک دفعہ تصدیق کے بعد اُسے ووٹ ڈالنے کی آن لائن اجازت دے دی جائے۔ اُس کے ووٹ کو خفیہ طریقے سے الیکشن کمیشن تک پہنچانے کیلئے VPN کی جگہ eVPN اور دوسری بہت ہی قابل اعتبار ٹیکنالوجیز استعمال کی جاسکتی ہیں۔ یہ تمام کام عمومی طور پر نادرا کے سپرد کر دینے چاہییں۔ اب آتے ہیں کہ اگر چہرہ نادرا کے سسٹم میں موجود تصویر سے نہ ملتا ہو تو پھر۔ تو جناب الیکشن کمیشن الیکشن کے دنوں کیلئے یونیورسٹی سے طلباء بلائے اور تمام وہ لوگ جن کے بارے میں سسٹم کو شک ہو وہ اس طلباء کی ٹیم کے متعلقہ بندے کے سامنے سکرین پر نمودار ہو جو پھر رئیل ٹائم میں فیصلہ کرے کہ آیا یہ وہی بندہ ہے یا نہیں اور باقی کام اُسکے مطابق ہو۔

ایسی صورتحال میں عموماً پاکستانی گھروں سے یا انٹرنیٹ کیفے کے ذریعے ہی ووٹ ڈالنا پسند کریں گے کیونکہ عموماً غیر ممالک میں لوگ دور دراز رہتے ہیں اور شب و روز محنت کر کے کمائی کرتے ہیں اور اُنکے لئے یہ یقیناً بہت تکلیف دہ ہوگا کہ جناب اگر ووٹ ڈالنا ہے تو کام سے چھٹی لو ڈیڑھ دو سو کلومیٹر یا اُس سے بھی زیادہ دور سفارت خانے جاؤ اور وہاں لمبی قطار میں لگ کر ووٹ ڈالو۔ اور ایسی سہولت کی وجہ سے سفارت خانوں پر رش بھی نہیں ہوگا۔ اور متعلقہ ممالک سے اجازت بھی کچھ خاص مشکل نہیں ہوگی۔ سیاسی طور پر متحرک لوگ اپنے طور پر ایسی جگہوں کا بندوبست کر لیں گے۔ جہاں لوگ با آسانی آ کر ووٹ ڈال سکیں وغیرہ۔

اُوپر درج ممکنہ حل کی مکمل تفصیلات یقیناً ایک کالم میں شائع نہیں کی جاسکتی۔ اور ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ اربابِ اختیار کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ یہ واحد حل نہیں بلکہ اہلِ علم کے پاس اور بھی طریقے ہیں اور قابلِ عمل بھی ہیں۔ بات صرف اہلیت اور نیت کی ہے۔ پاکستان میں فی الوقت دو ہی صنعتیں منافع بخش اور پھل پھول رہی ہیں ایک اوورسیز پاکستانیوں کی اور دوسرا دہشت گردی کی۔ خدارا جو لوگ اس ملک کو ہر سال اربوں روپے کا زرمبادلہ بھیجتے ہیں انہیں اُن کا حق دینے کیلئے اتنے لیت و لعل کی کیا ضرورت تھی۔ اس مرتبہ بظاہر نیت صاف تھی بس اہلیت کی کمی مار گئی۔